کے ذریعہ مسلمانان میرپور خاص کی شدید دل آزاری کی اور اس طرح فرقہ وارانہ تنازعات پیدا کر کے حکومت وقت کو جو کہ نظام مصطفٰی کے قیام کی کوششیں کر رہی ہے۔ کی راہ میں نئے مسائل پیدا کرنے کی ناکام کوشش کی۔

علماء کرام نے بڑے صبر و تحمل کے ساتھ عوام الناس کے جذبات پر قابو پایا اور امن و امان قائم رکھا۔ ہم پاکستان سنی تنظیم میرپور خاص حکومت کے ان کارندوں کی شدید مذمت کرتے ہیں جنہوں نے اہل تشیع کو تقریباً پچیس ۲۵ سال بعد پہلی مرتبہ لاؤڈ اسپیکر استعمال کرنے کی اجازت دی جس کے نتیجے میں مسلمانانِ میرپور خاص کی سخت دل آزاری ہوئی۔ لہٰذا یہ اجلاس حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ مسلمانانِ میرپور خاص کی دل آزاری و فرقہ وارانہ فساد برپا کرنے والی تقاریر کرنے والوں اور غیر قانونی لاؤڈ اسپیکر کی اجازت دینے والوں کے خلاف فوری قانونی کاروائی کی جاسکے۔ (مولانا فیض اللہ میرپور خاص سندھ)

صحیح اور برمحل گرفت | خان غازی کابلی کے مضمون حکیم عبدالسلام ہزاروی اگست ۱۹۸۰ء کی اشاعت سے مجھے دکھ ہوا، ہندوانہ ناموں کی بھرمار مسلم بزرگوں سے وابستہ مقامات کا ذکر کافروں کے حوالہ سے مثلاً شاہ ولی قندھاری سے منسوب حسن ابدال کو پنجہ صاحب لکھنا وغیرہ ایک کافر ہندو کو شہیدؒ کے نام سے یاد کرنا اور مفتی عبدالرحیم مرحوم کو کمیونسٹ جب ہندوستان سے اس وقت کے مجاہدین آزادی نے افغانستان کو اپنا مستقر بنایا تو آپ کے غازی صاحب نے عین اس وقت افغانستان سے بھاگ کر ہندو کی لنگوٹی میں پناہ لی۔ (آغا عبدالغفور خواجہ گلاس حسن ابدال)

● — خان غازی کابلی کے بعض الفاظ کا غیر اطمینان بخش ہیں مثلاً مفتی سرحد مولانا عبدالرحیم پوپلزئی کو کمیونسٹ کہنا ۱۹۶۷ء کے ترجمان اسلام میں احمد حسین کمال اور دیوان سنگھ مفتون کے بعض مضامین حسرت موہانی وغیرہ جیسے اکابر کو نیشلسٹ اور کمیونسٹ کے القاب سے نوازا گیا تھا جس کی بعد میں توجیہات کی جانے لگیں۔

(مولانا عزیز الرحمان۔ دارالعلوم اسلامیہ لکی مروت)

● — غازی صاحب کی یہ غلطی ناقابلِ برداشت ہے کہ ہری کشن کو جنگ آزادی میں قتل ہو جانے کی وجہ سے شہید کہا گیا۔ (مولانا سعدالدین مردان)

الحق:— اس مضمون کے ایسے ہی بعض مندرجات سے ہمیں بھی دکھ ہوا ہے۔ بعض وقت کسی مقالہ نگار کے مضمون میں از خود کانٹ چھانٹ اور حذف و ترمیم کی بجائے اسے قارئین پر چھوڑ دینا زیادہ مفید ہوتا ہے کہ بحث اور نقد و نظر سے کسی بھی معاملہ کی تنقیح ہو جاتی ہے۔ الحق کے یہ چند صفحات ایسے ہی نقد اور تعاقبی مراسلات کے لئے رکھے گئے ہیں۔

مفتی محمود صاحبؒ | مفتی صاحب تو ہمیشہ دل میں نقش رہیں گے۔ میں نہ صحافی ہوں نہ ادیب لیکن اپنے احساسات ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ کچھ خاص باتیں نہیں مگر میرے دل کا غبار کچھ ٹھنڈا ہو جائے گا۔ اگرچہ مرحوم سے تعلق کو عرصہ گزرا